باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت | Member AKNS | ABC Certified

www.dailydharti@gmail.com | dailydharti.com

روزنامہ

کشمیر دھرتی

راولاکوٹ

چیف ایگزیکٹو: ڈاکٹر عمران حسین

چیف ایڈیٹر: عابد صدیق | ایڈیٹر: عمر خیام

جلد 04 | بدھ 29 اکتوبر 2025ء 06 جمادی الاول 1447 | 13 کاتک 2081 | صفحات 04/قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 176

راولاکوٹ غیر قانونی افغان مہاجرین تجاوزات کیخلاف چوکی کیخلاف سخت کریک ڈاؤن کا فیصلہ

بغیر لائسنس ڈرائیونگ، ہیلمٹ کے استعمال کو یقینی بنانے، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں اور معیار پر موثر کنٹرول، غیر قانونی پیٹرول فروخت اور لپ سڑک تعمیرات کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی

تمام محکموں کو عوامی سہولت کے اقدامات میں بھرپور اور جانبدار طریقے سے حصہ لینے پر زور، قانون کی عملداری کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کے اجلاس میں ہدایات

راولاکوٹ (پی آئی ڈی) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر پونچھ سردار عمر فاروق کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کا اجلاس ڈپٹی کمشنر کیمپ راولاکوٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مختلف محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں غیر قانونی افغان مہاجرین کے حوالے سے تبادلہ کیا گیا کہ اگر وہ رضا کارانہ طور پر واپس نہیں جاتے تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اجلاس میں طے پایا کہ راولاکوٹ کے دفتر سے عوام الناس کی آگاہی کے لیے پیغام جاری کیا جائے کہ اطلاع عام برائے صارفین راولاکوٹ (پی آئی ڈی) محکمہ پرائس کنٹرول و پرائس مجسٹریٹ راولاکوٹ کے دفتر سے عوام الناس کی آگاہی کے لیے پیغام جاری کیا جائے کہ اطلاع عام برائے صارفین مجسٹریٹ راولاکوٹ کو ہیلمٹ کے استعمال کو یقینی بنانے، سول ڈیفنس، ٹریفک کنٹرول اور متعلقہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں غیر قانونی افغان مہاجرین کے حوالے سے تبادلہ کیا گیا کہ اگر وہ رضا کارانہ طور پر واپس نہیں جاتے تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اجلاس میں طے پایا کہ راولاکوٹ کے دفتر سے عوام الناس کی آگاہی کے لیے پیغام جاری کیا جائے کہ اطلاع عام برائے صارفین مجسٹریٹ راولاکوٹ کو ہیلمٹ کے استعمال کو یقینی بنانے، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں اور معیار پر موثر کنٹرول، غیر قانونی پیٹرول فروخت اور لپ سڑک تعمیرات کے خلاف سخت ترین

روزنامہ کشمیر دھرتی راولاکوٹ
شہر.....شہر.....قریہ.....قریہ.....کی خبریں

باغ معروف صحافی سردار عبدالرزاق خان کی تعزیتی انتقال کر گئیں

مرحومہ کی بخشش اور مغفرت کیلئے غازی ملت پریس کلب راولاکوٹ اور باغ سمیت جملہ صحافتی تنظیموں کا تعزیتی اجلاس

سوگوار خاندان سے دلی افسوس اور دکھ کا اظہار، مشکل کی اس گھڑی میں شانہ بشانہ کھڑے رہیں گے، صحافیوں کا اظہار ہمدردی

باغ (اسٹرک رپورٹر) پریس کلب راولاکوٹ کے سرپرست اعلیٰ و معروف صحافی سردار عبدالرزاق خان اور دلی اس وکل باغ کے جنیئل ڈائریکٹر سردار خورشید خان کی ہمشیرہ کے انتقال پر باغ بھون و ہمشیرہ

بیٹھے ہوا: ڈپٹی کمشنر نیلش جوزال، ڈائریکٹر سکولز قاضی عبدالجلیل، ڈی ای او میاں سید احمد حسین سالار ضلعی فورٹ منٹ میں شریک ہیں

یونین آف جرنلسٹس کے آئی کے تعزیتی اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں کھوڑا، شاہزیب عباسی، صوف اللہ شوکت، راجہ عبدالحفیظ، پیر زبیر الدین طاہر، مولانا شوکت قادری، حسام خورشید، عبدالخضر غفاری سمیت دیگر صحافیوں، اہل خانہ کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں کھوڑا، شاہزیب عباسی، صوف اللہ شوکت، راجہ عبدالحفیظ، پیر زبیر الدین طاہر، مولانا شوکت قادری، حسام خورشید، عبدالخضر غفاری سمیت دیگر صحافیوں، اہل خانہ کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ (تصویر 01 صفحہ 03)

مظفر آباد، اشیاء خوردنی کی مہنگے داموں فروخت ممنوع

نائب تحصیلدار کی کارروائی، متعدد دکانداروں کو بھاری جرمانے ونوٹسز

مظفر آباد (صباح نیوز) نائب تحصیلدار مظفر آباد میر گلزار خان کا زاروں میں اچانک معائنہ کیا، ماشیاء خوردنوش زیادہ نرخ سے بیچنے کے الزام میں فروخت کرنے پر چار جرمانے کی بھاری جرمانے کئے، اشیاء خوردنوش کی فروخت کے نرخ نامے آویزاں نہ کرنے پر چار

بقیہ 1

ہوئے ہیں۔ انہوں نے مرحومہ کے ایصال ثواب کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ مقررین نے اس موقع پر کہا کہ ماں اپنے بچوں کے لیے شفیق اور مہربان ہوتی ہے اور ان کی تربیت میں ماں کا کردار ناقابل فراموش ہوتا ہے۔ انہوں نے ماں کی خدمات کی تعریف کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بلند درجات کی بلندی کے لیے دعا کرے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ مقررین نے مزید کہا کہ ماں کی محبت اور قربانیوں کا بدلہ کوئی نہیں دے سکتا اور ہمیں اپنی ماؤں کی خدمت کو اپنا فرض سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے ماں کی عظمت اور اس کے مقام پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ماں کی دعا اور خدمت ہی اصل کامیابی ہے۔ تقریب میں مرحومہ کے صاحبزادے ڈاکٹر محمد اسلم نے مرحومہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ان کی زندگی ایک مکمل طور پر اپنے بچوں اور خاندان کے لیے وقف تھی۔ ان کی زندگی میں صبر، قربانی اور محبت کا جو رنگ تھا وہ ہمیشہ ہمارے لیے رہنما رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ قاری عبدالرشید بٹ نے مغفرت کے حوالے سے اجتماعی دعا کروائی۔ تقریب میں مرحومہ کے اہل خانہ، عزیز و اقارب اور علاقہ کے معزز شہریوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر مرحومہ کے ایصال ثواب کے لیے دعا کی گئی۔

بقیہ 2

روڈ اسٹیج ایچ ایچ کے علاوہ مختلف بازاروں کا معائنہ کیا اور تجاوزات کی اسٹیج ایکشن کا جائزہ لیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے مارکیٹ کمیٹی کے ساتھ مل کر تجاوزات کے خاتمے کے لیے سخت ایکشن لینے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ تجاوزات کو فوری طور پر ہٹایا جائے اس موقع پر مختلف گرنے کے باعث بھی کافی دقت پیش آئی۔ اسسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ تاجر حضرات اپنی گھریلو بجلی کی وائرنگ کو ریسکیو کے مطابق انڈر گراؤنڈ کرنے کے لیے اقدام کریں۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کے کھمبے اور تاریں سڑک کے بیچ میں ہیں جو کہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ تاجر حضرات اپنی گھریلو بجلی کی وائرنگ کو انڈر گراؤنڈ کرنے کے لیے اقدام کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تاجر حضرات کے ساتھ ہیں لیکن تجاوزات کو ہٹانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ 27 اکتوبر 1947 کو اسپ بیلہ کے مقام پر قبائلی حملہ آوروں کا راستہ روکا گیا۔ کیپٹن آدم بیگ شہید، میجر اکبر حسین شہید، کیپٹن کرنل شیر خان شہید، کیپٹن محمد اسلم شہید، کیپٹن محمد اسلم شہید، کیپٹن محمد اسلم

Editorial

ادارتی صفحہ

روزنامہ کشمیر دھرتی
@www.dailydharti.com Mdailydharti@gmail.com
Ph: 05824-445864 Fax: 05824-445865
چیف ایڈیٹر: عابد صدیق ★ ایڈیٹر: عمر خیام

اسلام آباد کابل مذاکرات، ضد اور ذمے داری کا امتحان

اسلام آباد اور کابل کے درمیان جاری مذاکرات اس خطے کے مستقبلِ امن کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ استنبول میں ہونے والا یہ دوسرا دور بظاہر ایک امید کی کرن تھا کہ شاید دونوں ممالک ماضی کے تلخ تجربات سے کچھ سیکھ چکے ہوں گے اور اب خطے کو دہشت گردی، بداعتمادی اور بارڈر کشیدگی سے نکالنے کی کوئی سنجیدہ راہ نکل آئے گی۔ مگر افسوس کہ ایک بار پھر وہی پرانی ضد، بہت دھری اور وعدہ شکنی رویہ سامنے آ گیا ہے، جس نے پہلے بھی امن کے ہر امکان کو زخم دیے ہیں۔ افغان طالبان کی حکومت کے لیے یہ موقع تھا کہ وہ لطور ریاست اپنے وعدوں اور دعووں کو عملی جامہ پہناتے، دنیا کو یہ باور کراتے کہ کابل واقعی دہشت گرد گروہوں کے خلاف غیر مبہم اور فیصلہ کن پالیسی اختیار کر چکا ہے۔ لیکن اب بھی سب سے بڑا ابتدائی نکتہ وہی ہے ۔ افغان سرزمین سے کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے خلاف قابلِ تصدیق کارروائی۔** طالبان وفد نے مذاکرات کے دوران ابتدا میں یہ پاکستان کے خدشات کو تسلیم کیا، مگر جیسے ہی کابل سے ہدایات آئیں، ان کا موقف بدل گیا۔ یہی رویہ دراصل اس پورے عمل کو غیر سنجیدہ اور غیر یقینی بنا رہا ہے۔ پاکستان نے گزشتہ برسوں میں بارہا واضح کیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ اس کی بقا کی جنگ ہے۔ ٹی ٹی پی کے حملوں میں پاکستانی شہریوں، فوجیوں اور پولیس اہلکاروں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ اسلام آباد کا مطالبہ محض سیاسی نہیں بلکہ ایک قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ اگر کابل کی حکومت واقعی ایک خودمختار ریاست کے طور پر بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری چاہتی ہے، تو اسے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اپنی سرزمین سے دہشت گرد گروہوں کی سرپرستی ختم کرنا اس کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

ترکیہ اور قطر کی ثالثی میں جاری یہ بات چیت تین دن تک مسلسل چلتی رہی۔ یہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ دونوں فریق تصادم نہیں چاہتے۔ لیکن بات چیت کی کامیابی کے لیے **نیت، اعتماد اور عمل** تینوں ضروری ہوتے ہیں۔ جب افغان وفد تحریری ضمانت دینے سے گریز کرے، جب وہ اپنی زمین پر موجود دہشت گرد تنیظیموں کے خلاف کارروائی سے انکار کرے، تو پھر مذاکرات محض سفارتی مشق بن کر رہ جاتے ہیں۔ اسلام آباد کے لیے اب فیصلہ کن مرحلہ آ پہنچا ہے۔ پاکستان نے سفارت کاری کا دروازہ بند نہیں کیا، لیکن اسے یہ بھی سمجھ لینا ہوگا کہ پالیسی صرف امیدوں پر نہیں، حقائق پر استوار ہوتی ہے۔ اگر افغان طالبان نے اپنی ضد ترک نہ کی، تو یہ نہ صرف پاک۔ افغان تعلقات کے لیے خطرناک ہوگا بلکہ پورے خطے کے امن کو متاثر کرے گا۔ اس موقع پر ہمائی برادری، خصوصاً قطر اور ترکیہ جیسے ثالث ممالک پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ طالبان حکومت پر واضح رویا ڈالیں کہ وہ پاکستان کے جائز مطالبات کو تسلیم کرے۔ دہشت گردی کے خلاف عملی تعاون ہی وہ واحد راستہ ہے جو دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لا سکتا ہے۔ اسلام آباد کو اب جذبات نہیں بلکہ سفارتی حکمت، عسکری تیاری اور علاقائی تعاون** کی پالیسی اختیار سے آگے بڑھنا ہوگا۔ امن کی خواہش اپنی جگہ درست ہے، مگر یہ حقیقت بھی فراموش نہیں کی جا سکتی کہ امن صرف وہاں قائم ہوتا ہے جہاں فریقین وعدوں پر قائم رہیں۔ اگر طالبان حکومت نے اپنی ضد پر اصرار جاری رکھا تو یہ مذاکرات **لاحاصل** ہو سکتے ہیں۔ **افغانستان کے تنہائی، عدم استحکام اور معاشی زوال** کا سبب بنے گی۔ پاکستان اب بھی چاہتا ہے کہ یہ مذاکرات کسی مثبت نتیجے پر پہنچیں، لیکن وقت کم اور موقع نازک ہے۔ تاریخ اس عمل کو یاد رکھے گی کہ کس نے امن کا راستہ چنا اور کس نے ضد کے باعث اسے کھو دیا۔

انصاف

صبح کے وقت چند لاقاتی مجھ سے ملنے کے لیے آئے ہوئے تھے میں ایک لاقاتی کی باتیں سن رہا تھا جب مجھے لاقاتی کا مسئلہ سمجھ آگیا تو اب میں اس کو بولنے کا موقع دیا تاکہ وہ خوب بول کر ہلکا ہو جائے کیونکہ اکثر ہم اسے توجہ دیتا تھا اس نے ہر لاقاتی کی طرح یہ زور احتجاج کرتا تھا کہ میں نے اس کی بات نہیں سنی اب وہ بول رہا تھا میں ہوں ہاں کر رہا تھا کیونکہ اس کا مسئلہ مجھے پتہ چل گیا تھا اب میں اسے موقع دے رہا تھا تاکہ وہ بول کر ہلکا ہو جائے اس نے بولنا شروع کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ بیٹھا آرام سے میری طرف دیکھ رہا تھا کیونکہ میری زندگی کا زیادہ حصہ بھی گاں میں ہی گزرا ہے میں دیکھی گھر کے لوگوں میں پلا بڑھا ہوں اس لیے اس شخص کے چہرے کی انیمیت بھی اس کے اندر کی بات کو بتا رہی تھی اس کی ہر بات میرے فطری سے بڑھا ہوا بیانی جس کو ہر مرتبہ سنا

بزم درویش
پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی
help@noorekhuda.org

تحریک لبیک پر پابندی۔۔۔ پس منظر اور پیش منظر

تحریک لبیک پاکستان حکومت پنجاب نے پہلے پابندی لگائی، پھر وفاقی حکومت نے پابندی لگانے کی درخواست کی۔ چنانچہ وفاقی حکومت نے پابندی لگانے کا فیصلہ کر کے یوں اعلان کیا۔

"حکومت نے ٹی ایل پی پر پابندی کی منظوری دے دی، ۲۶،۱۷ سے قائم اس تنظیم نے پورے ملک میں شرانگیزی کو ہوا دی۔ وفاقی کابینہ"۔ (نیو نیوز ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۵ء)

"خلاف ہے کالعدم کا کارروائی کے لیے وفاقی وزارت داخلہ کو ریفرنس بھیجنے کا منظوری کابینہ کے اجلاس میں دی گئی"۔ (ایپنا)

"ٹی ایل پی دہشت گردی اور پرتشدد کارروائیوں میں ملوث ہے"۔ وفاقی کابینہ (ایپنا)

"وفاقی کابینہ نے تحریک لبیک پر پابندی لگانے کی تجاویز دے دی"۔ (نیو نیوز ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۵ء)

"وفاقی کابینہ نے ٹی ایل پی پر پابندی لگانے کی منظوری دے دی"۔ (ایپنا)

"ٹی ایل پی کی سیاست کاری کرنے والوں کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات درج کیے جائیں گے"۔ (حقیقی خاری) (۲۲ اکتوبر ۲۰۲۵ء)

یہ وہ خبریں ہیں جو ٹی ایل پی پر پابندی لگنے کے ساتھ ہی مختلف ذرائع ابلاغ میں چھپتی رہیں۔ علاوہ ازیں وزیر دفاع محسن نقوی اور ڈی جی پنجاب اور طلال چوہدری نے بھی مختلف پریس کانفرنسیں کر کے ٹی ایل پی پر پابندی لگانے کا اعلان کیا۔ ان پابندیوں کا پس منظر یہ ہے کہ تحریک لبیک پاکستان نے ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۵ء کو وزیر اعظم فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کے لیے "الاقصیٰ لیفن مارچ" کا اعلان کیا تھا۔ ٹی ایل پی کے مطابق ۲۷ اکتوبر ۲۰۲۵ء کو "یکجتی الاقصیٰ مارچ" کا اعلان کیا گیا، ۸/۹ اکتوبر ۲۰۲۳ء کو باضابطہ اپیل اپنی اسلام آباد کو مارچ کی اجازت اور یکجہتی کے لیے شرائط درج کی گئیں اور ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۵ء بعد از نماز جمعہ ٹی ایل پی کے مرکز جامع مسجد رحمت اللعالمین چک نتیم خانہ لاہور سے روانہ ہوا تھا جنہوں نے ہر ضرور طور پر اسلام آباد امریکن اسکول جا کر واپسی کا اعلان کیا۔ مختلف اندازے کے بعد جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی بقیہ ۱۹۰۰ سے زائد کی طرف دیگر، راہ گاہوں کے کسی ناوقوف لوگ جب شیوں کا رخ کرتے ہیں تو جیسے ہیں خود کو دیکھ رہا ہوتا ہے میں بچا رہا ہوں اسی کیفیت کا شکار تھا، راہ گاہ سادگی شرافت اور انگ سے لیکن رہتی تھی اب میں نے انتہیت کی چادر جاگ کر تے ہوئے کہا چاچا جی آپ کہاں سے آتے ہیں اور میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں تو وہ منہ ون لگے میں لا اجنبت یہ میرا خیال ہے چاچا جی نہیں کہ تو آدار والوں کے ساتھ الفتا بیٹھتا ہے میں اس کے لیے آپ کے پاس آئا ہوں کہ یہ میرے سامنے ہے تو چاہتے ہم تو اس کو سمجھا کر بار کر دا کر سب پکو کر پچھے ہیں لیکن میں بولا اس کا باپ اس کو نہیں سمجھا تا وہ کہہ رہے تو بزرگ ہوا تو دنیل میں ہے وہ جنیل نہ ہو تا تو خود سنھیاتا ہو ش کر تا جو میں کہتا ہوں اس کو سنھیاتا اب اس کے نہ ہونے سے اس کو تحمل کر دیے میں نے خود تھانے میں جیٹی کیا اب اب میں بیٹھا تھیں ہوں پر نجوان یہ میری ذمہ داری ہے تھیں آتا ہاں کا باپ جنل کہں گیا اس نے کیا جرم کیا تو بزرگ بولا اس نے چار بندوں کو قتل کر دیا تھا اس جرم میں جنل کیا ہے چار بندے کو سکتیں کچھ میں چار بندوں کے قتل کی بات کر رہا تھا میں نے بزرگ کو سر سے پاں تک بغور دیکھا جو شرافت سے سادگی کا پیکر لگ رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات جسمانی ڈیل ڈول یا آنکھوں سے آواز سے کہی بھی طرح یہ احساس نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے چار بندوں کے قتل کا حکم جاری کیا ہو اس کی وضع قطع میں چال سے تو یہ لگ رہا تھا کہ یہ کوئی زیادہ قدمی مجھ سے ملنے کے انتظار میں بیٹھا تھا میں اسے مزید انتظار نہیں کرنا چاہتا تھا سامنے بیٹھے شخص نے دب کافی باتیں کر لیں تو اسے تسلی ہو صلہ دیا خدا جلدی کام کرے گا فیصلہ تیار تو وہ اٹھ کر

سید زاہد حسین نقوی
سابق ایڈیٹر
zahidhussainnaqvi@yahoo.com

کارکنان اور عہدیداران کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مردوخواتین کو بلا تخصیص اور سہولت کاروں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ پنجاب بھر میں ٹی ایل پی کے دفاتر، مدارس، مساجد کو سیل کر دیا گیا ہے۔ "ایک یا رسول اللہ" کے نکاتت جہاں جہاں میں ان کا کھاتا اجاڑ رہا ہے۔ (ذرائع سوشل میڈیا، پنجاب میں ٹی ایل پی)

اس عمل عام پر اہلسنت کی متعدد شخصیات اور تنظیمات اہلسنت نے پریس کانفرنس کر کے شدید مذمت کی ہے اور یہاں جوار گرفتاریوں چادر اور چار دیواری کے تقدس کی بے حرمتی، مساجد اور مدارس اہلسنت کی بے حرمتی، عاجز کرتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ صاحبزادہ رضوی، انس رضوی اور دیگر قائد شگفان کی بازیابی، بے گناہوں کی رہائی، شہداء کے ورثاء اور مکاتب، مساجد اور مدارس کی بلڈوزر کر کے بے حرمتی کو ہدف بنایا گیا۔ محسن نقوی کی متعلق ضیب الرحمن سے اور جمعیت علماء اہلسنت کے سیکرٹری جنرل سے ملاقات اور دیگر علماء و مشائخ اور اہلسنت کی تنظیمات کے سربراہان کا جوائنٹ ایکشن کمیٹی کا مطالبہ کیا ہے۔ ٹی ایل پی کی بنیاد علامہ خادم حسین رضوی نے غازی ممتاز حسین قادری کی گرفتاری کے بعد رہائی کے لیے تحریک کیا اور ان کے پھانسی سے لگائے جانے کے وقت ۲۰۱۶ء میں رحلتی تھی۔ آپ نے قانون ختم نبوت میں ترمیم کے خلاف ۲۷ نومبر ۲۰۱۷ء کو فیض آباد میں احتجاج کیا۔ اور فرانسیسی سفیر کی ملک بدری کے لیے ۱۵ نومبر ۲۰۲۰ء کو دھرنا دیا۔ پورے ملک کو جام کر دیا گیا۔ سانپ چھچھوندر کی طرح ایک ہی بل میں اپنے سوا جو، دھرنا جو ختم کیا گیا۔ اس دھرنے میں علامہ خادم حسین رضوی شدید بیمار ہوئے اور ۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء کو وفات پا گئے۔ ۲۱ نومبر ۲۰۲۰ء کو میناء نماز جنازہ ہوا اور یوں اس کو اپنے حوالے سپرد رحمت اللعالمین چوک شیخ زاید کے احاطہ میں دفن کر دیا گیا۔ جہاں آپ کا مزار ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے حافظ حسین رضوی کو ٹی ایل پی کی شوریٰ نے مرکزی امیر بنا دیا، جو تاحال ٹی ایل پی کے مرکزی امیر ہیں۔ ٹی ایل پی اہلسنت و جماعت حنفی المذہب اور امام اعظم رضا فاضل بریلوی کی تعلیمات پر کاربند ہیں۔ اہلسنت صوفیا کرام کی تعلیمات پر یقین رکھتے ہیں جو شدت پسندی اور دہشت گردی سے کوسوں دور ہیں۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء و مشائخ اہلسنت نے آزادی وطن اور دین کی حرمت کے لئے انگریز کے خلاف جہاد کیا اور شاہ اسمٰعیل شہید، علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا کفایت اللہ کافی سمیت سینکڑوں علماء نے جام شہادت نوش فرمایا۔ تحریک پاکستان میں پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری، علامہ عبدالحامد بدایونی، پیر صاحب مانکی شریف، نکوڑی شریف سمیت سینکڑوں علماء و مشائخ نے قائداعظم محمد علی جناح کا ساتھ دیا۔ قیام پاکستان کے بعد ملک بھر میں پاکستان اور جماعت اہلسنت پاکستان کے پلیٹ فارم سے پاکستان کی تعمیر و ترقی، قانون سازی، آئین اور جمہوریت کے تحفظ کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ پاکستان کے دشمنوں بالخصوص قادیانوں کے خلاف ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت چلائیں اور ملک پاکستان کو ایک اسلامی آئین دیا۔ قادیانی شروع سے اہلسنت کے خلاف تھے۔ ان کی سازشوں سے جمعیت علماء پاکستان کو ڈرا دیا اور اہلسنت کو متنتشر کر دیا گیا۔

ٹی ایل پی ایک سیاسیٔ سیاسی قوت کے طور پر سامنے آئی تھی، جس نے قوانین تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے تحفظ والے کے لیے ہر امن جدوجہد شروع کی تھی، جبکہ ایک سازش کے تحت سیاسی انتظام کا نقاب عیاں کر کر شل دیا گیا، جس کے پیچھے قادیانی لابی متحرک ہے۔ اہلسنت اس ملک کے سوداگر مقام ہیں، اگر انہیں اس طرح کرش کیا گیا تو اس کے نتائج اس ملک کے لئے کسی بھی لحاظ سے سودمند نہ ہوں گے۔ اہلسنت کی ٹی ایل پی سے کچھ اختلافات کے باوجود ہمدردیاں اس کے ساتھ ہیں۔ ان کی خدمات ذہنی اور سماجی کی دلیل گواہ ہے۔ سیلاب سے زلزلے تک یہ لوگ پیش پیش رہے ہیں۔ افواج پاکستان کے ساتھ، ملک کی تعمیر و ترقی میں پیش پیش رہے ہیں۔ اس لئے اس طرح انتظام کی بھینٹ چڑھا کر ان کو شدت پسندی کی راہ پر لگایا جا چکا ہے، جس سے اجتناب کی ضرورت ہے۔ پرامن اور محب وطن فکر کے لوگوں کو اس راہ پر لگانے کے نتائج بھی بھی مثبت نہیں ہوتے۔ اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

فیکلٹی آف ایگریکلچر، یونیورسٹی آف پونچھ تحقیق کے نئے سفر پر

ڈاکٹر شفیق الرحمٰن

گلمی بانی (دیہی صنعت) یا فرصت مثالے کا حصہ بھی کبھی کوطفرت کی معمار، انسانیت کی خدمت گار اور محبت کا ستون تصور کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کائنات کی ہر شے میں اپنی قدرت کے جلوے پوشیدہ رکھے ہیں، اور انہی جلووں میں سے ایک معجزہ شہد کی مکھی ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ النحل میں اسے وحی کی طرح قرار دیا گیا ہے جسے رب کائنات نے الہام عطا فرمایا کہ وہ پہاڑوں، درختوں اور بلند مقامات پر اپنے گھر بنائے اور انسانوں کے لیے شفا بخش شہد تیار کرے۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں فطرت اور سائنس کا حسین ملاپ نظر آتا ہے۔ ایک چھوٹی سی مکھی جو نظم، توازن اور محنت کی علامت بن کر انسان کے لیے رزق، علاج اور محبت کا ذریعہ بنتی ہے۔ شہد کی مکھی کی تاریخ انسانی تہذیب جتنی قدیم ہے۔ قدیم مصری تہذیب میں شہد کو مقدس تحفہ سمجھا جاتا تھا اور اسے دیوتاؤں کی نذر کیا جاتا تھا۔ یہ عمل دلتہ دلتہ ایک فن میں داخل کر Apiculture بن گیا۔ قدیم مصری کھیتوں کی سرسبز سرزمین میں شہد کی مکھیاں پھلتی پھولتی رہیں۔ یہ انہیاد ہے کہ شہد کی مکھیاں ایسے ماحول پیدا کرتی ہیں جو خود اپنا گھر تیار کرتی ہیں اور ہمیں تحفے کھلتے ہیں۔ کبھی پہاڑوں کی دراز میں، کبھی کسی مکار کے اندر یا درخت کی شاخوں پر۔ ہمارے انسان نے جب سے مکھی کو پہچانا اور آزاد شہد میں سے دانہ کھلوں میں سریع کھی (ceranaApis) اور یورپی مکھی (melliferaApis)۔

سریع کھی جنوبی ایشیا کی مقامی نسل ہے جو آزاد گھنے جنگلات اور ایبٹ آباد کے پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ چھوٹی جسامت رکھتی کر ہزم مزاج اور خوشبودار شہد پیدا کرنے والی مکھی ہے۔ اگرچہ کمزور برداشت نہیں کر پاتی اور شہد کی مقدار نسبتاً کم دیتی ہے۔ لیکن معیار کے لحاظ سے اس کا شہد بے مثال سمجھا جاتا ہے۔ دوسری طرف یورپی مکھی ذرا بڑی جسامت بلند اڑ کر اور زیادہ شہد دیتی ہے۔ تاہم یہ مقامی آب و ہوا اور ماحول سے ہم آہنگ ہونے میں کمزور ہے۔ یونیورسٹی آف پونچھ اور اکواکلچر فیکلٹی آف ایگریکلچر، شعبہ ٹرشریات اور تحقیقی ایگریکلچرل ریسرچ سینٹر (NARC) اسلام آباد کے زیلی اور ResearchHoneybee Institute کے اشتراک سے ایک نہایت اہم اور جدید تحقیق کا سیاہی کے ساتھ مکمل کی گئی ہے۔ اس تحقیق کے نتیجے میں پہاڑی مکھیوں سے شہد حاصل کرنے کے لیے ایک جدید ترین شہد ساز ڈبہ (Honey Modern BoxProduction) تیار کیا گیا ہے۔ جو روایتی طریقوں سے ہٹ کر شہد کی پیداوار کو دگنا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ اپنا وہ نہ صرف ٹیکنالوجی کا نمایاں ہے بلکہ ایک منفرد مثال ہے۔ ایک جدید کیمپ کا ہمارے ہاں دیہی علاقوں کی جانب ایک قلعہ کی مانند ہے۔ روایتی طریقوں میں جہاں محنت زیادہ اور پیداوار کم ہوتی ہے وہاں اس جدید طریقہ کار کے استعمال سے مکھیوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ معیار کا شہد زیادہ مقدار میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ منصوبہ پروفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ (شعبہ ٹرشریات، یونیورسٹی آف پونچھ راولاکوٹ) کی انتھک کاوشوں اور سائنسی بصیرت کا نتیجہ ہے۔ ان کی زیر نگرانی یہ جدید ڈبہ تیار کیا گیا، جو نہ صرف پہاڑی مکھیوں کے قدرتی ماحول کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے بلکہ شہد نکالنے کے عمل کو بھی محفوظ، مؤثر اور بامیاور بناتا ہے۔ مزید یہ کہ شہد سازی (Beekeeping) کے شعبے میں مہارت ڈاکٹر عرشج اور بیورسٹی کے دیگر ماہرین مکھی بانی (ExpertsBeekeeping) پر دقت دستیاب ہیں۔ دیہی علاقے کے کسان اور شہد کے شوقین حضرات ان سے براہ راست رہنمائی حاصل کر کے اپنی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ اور عملی مہارت میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ جدید قدم اس حقیقت کی روشن مثال ہے کہ اگر تحقیق، تجربہ اور تجربہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں تو مدرف زراعت بلکہ دیہی زندگی کے ہر پہلو میں ترقی کے نئے دروازے کھلے جا سکتے ہیں۔ شہد محض ایک جنسی طبرت نہیں، بلکہ ایک حیاتیاتی نعمت ہے۔ اس کی کیمیائی ترکیب میں فرکٹوز، گلوکوز، معدنیات، وٹامنز، امینو ایسڈز اور اینزائمز شامل ہیں، جو ہمارے قوت مدافعت کو بڑھانے، زخم مندمل کرنے اور پاچنوں سے بچاؤ کے عامل مانے جاتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق شہد میں اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی آکسیڈنٹ خصوصیات پائی جاتی ہیں، جو اسے ایک قابل قدر غذائی ذریعہ بناتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مکھیوں کی سب سے بڑی سائنسی خدمت پولی نیشن (Pollination) ہے۔ یعنی پھولوں کے Pollen کو ایک پودے سے دوسرے پودے تک پہنچا کر پیج اور پھل پیدا کرنے کا عمل ممکن بنانا۔ دنیا کی سرخیلہ فصلیں، جن میں مکھیوں کی مہربان محنت ہے۔ پاکستان اور آزاد کشمیر جیسے زرعی ملک کے لیے شہد کی مکھی صرف ایک قدرتی تحفہ نہیں بلکہ معاشی سرمایہ ہے۔ پہاڑی علاقوں میں معمولی چھتے لگا کر سالانہ ہزاروں من خالص شہد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ شہد کے ساتھ ساتھ موم، رائل جیلی، پولن اور پروپولس جیسے قیمتی مادے بھی فراہم کر کے ان جنوادیات، پالش، کاسمیٹکس اور قوت مدافعت بڑھانے میں استعمال ہوتے ہیں۔ اگر شہد کی مکھیاں ختم ہو جائیں تو پھول، ثمر اور سبزیاں بھی بتدریج کم ہو جائیں گی اور یہ ایک ماحولیاتی المیہ ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم کیڑے مار ادویات کا استعمال محدود کریں، قدرتی جنگلات کی حفاظت کریں اور مکھی دوست ماحول پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کریں۔ یہ تحریر اسی کھی بھی مکھی دیتی ہے کہ زندگی کی مضاس الم، خدمت، اتحاد اور خدمت میں پوشیدہ ہے۔ یہ مکھی ہمیں سکھاتی ہے کہ چھوٹے سے چھتے میں قدامن اور قربانی کی وہ مثال قائم کرتی ہے جو انسانی معاشرت کے لیے مشعل راہ ہے اگر ہم سیاسی بنیادوں پر شہد سازی کی صنعت کو فروغ دیں تو پاکستان اور آزاد کشمیر نہ صرف شہد میں خودکفیل ہو سکتے ہیں بلکہ تحقیق زرعیاداد کا عالمی سطح پر ExporterHoneyGolden کے طور پر ابھر سکتے ہیں

دہشتگردی کا خاتمہ، مذاکرات یا جنگ، ہم تیار ہیں

بلاامتیاز
امتیاز علی شاکر
imtiazali470@gmail.com

افواج پاکستان اور عوام پاکستانی قوم دہشت گردی کے خلاف کڑشتہ دو دہائیوں سے جس عزم، ہمت اور استقلال کے ساتھ لڑتی رہی اور ہیں کرکٹرز ہے، اس کی مثال نظیے میں کہیں اور نہیں ملتی۔ ہر گھر کی دہشتگردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے سپاہیوں نے سینہ سپر ہو کر اپنی جانوں کو قربان کیا۔ اب جنگ صرف بارود اور گولیوں کی نہیں رہی، یہ جنگ نظریات اور ہمارے جنگ ہے، جس میں افواج پاکستان نے ہر محاذ پر جرات اور قربانی کی ایسی داستانیں رقم کیں جنہیں تاریخ ہمیشہ سنہری حروف سے لکھے گی۔ فتنہ الخوارج کے خاتمے اور بھرتا انتہا پندی کا مظریت جب ملک کے طول و عرض میں پھیلنے لگا، تو ہمارے سپاہیوں نے بغیر کسی خوف کے اس کے تعاقب میں اپنی جانیاں، خواب اور سفر کا بیں قربان کر دیں۔ شہدا کی مائیں آنکھوں میں آنسو اور دل میں فخر لیے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو وطن پر قربان کرنے کا حوصلہ رکھتی ہیں۔ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں شہید ہونے والے نوجوان جوانوں کو خراج عقیدت پیش کرنا ان کے خاندانوں کا خیال رکھنا وطن پر جان قربان کرنے کا جذبہ قائم رکھنا اتنا قوی فریضہ ہے۔ شہدا کا خون ہمیں بتاتا ہے کہ یہ پاکستان کا پرچم بلند رکھنے کے لیے یہ کردار ادا کرتے ہیں۔ کسیر ہتھوڑا کے حساس اطلاع میں گزشتہ دو دیکیوڈ فورسز کو اہم کارروائیوں نے ایک بار پھر پاکستان کے موقف کی تصدیق کی ہے کہ افغان طالبان بھارتی پراکسی کے طور پر پاکستان کے خلاف دہشتگردی میں ملوث ہیں۔ ایک فوجی کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق شمیں وام میں خفیہ اطلاع کی بنا پر ایک کارروائی میں چار خوارج بمباروں سمیت چدرہ خوارج کو ہلاک کیا گیا، جبکہ مجموعی طور پر ۲۲ کالعدم ٹی ٹی پی کے دہشتگرد ہلاک کر دیے گئے۔ یہ کارروائی ضلع بنوں کے علاقے کلاچی میں کی گئی اور اس میں ٹی ٹی پی کے دہشتگرد ہلاک ہوئے۔ یہ واقعہ پاکستان کی سرحد کے اندر دہشتگردی کے منصوبے کو ناکام بنانے کا ایک اور ثبوت ہے۔ افغان طالبان اور ان کے سرپرست بھارت کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر دہشتگردی کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔ ہم اپنے دفاع کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔ یہ کارروائی اس بات کا ثبوت